اگر آدمی کے اندر مسلمان ہونے کا احساس ہو تو خود بخود دین پر چل پڑیگا۔

سمجھدار آدمی کی زندگی سادہ اور عزائم بلند ہوتے ہیں_

جس طرح اللہ تعالیٰ خائن سے دین کا کام نہیں لیتے اسی طرح بے غیرت سے بھی اللہ تعالیٰ دین کا کام نہیں لیتے۔

ملفوظاتِ انوریہ

④

قرآن و حدیث کو علمی مشغلہ کے
لئے نہ پڑھیں،
ہدایت کی نیت سے پڑھیں_

ملفوظاتِ انوریہ
5
آدمی جتنا بڑا ہوتا ہے اس کی قربانی بھی اتنی ہی بڑی ہوتی ہے غزوہ خندق کے موقع پر صحابہؓ کے پیٹ پر ایک ایک پتھر اور حضورؐ کے پیٹ پر دو پتھر تھے۔
(درسِ بخاری شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

جتنی توحید مضبوط ہوگی اتنا ہی اخلاص پیدا ہوگا اور مخلص سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے نقصان نہیں ہوتا_

بہادر آدمی کے اندر انتقام لینے کا جذبہ نہیں ہوتا بزدل کے اندر انتقام لینے کا جذبہ ہوتا ہے_

جس طرح رکھے ہوئے پھلوں کو صرف دیکھنے سے (کھائے بغیر) اس کا ذائقہ معلوم نہیں ہو سکتا اسی طرح سنت رسولؐ کو اپنائے بغیر اس کی برکات کا احساس ہو ہی نہیں سکتا۔

ملفوظاتِ انوریہ
9
جس طرح کھایا ہوا کھانا تن کی غذاء
بنتا ہے اگر چہ کھایا ہوا یاد نہیں رہتا
اسی طرح پڑھا ہوا اگر چہ یاد نہیں رہتا
لیکن وہ روح کی غذاء بنتا ہے_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

جہاں نشیب (ڈھلان) ہوتا ہے وہاں پانی جاتا ہے۔ اسی طرح جہاں طلب ہو گی وہاں علم جائے گا۔

ملفوظاتِ انوریہ
11
جب آدمی نوافل میں سستی کرتا ہے تو واجبات
میں سستی کرنے لگتا ہے اور جب واجبات میں
سستی ہوگی تو فرائض میں سستی ہوگی اور جب
فرائض میں سستی کریگا تو معرفت سے محروم
ہوجائیگا۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

جہاں شاعروں کی عقل کی پرواز ختم ہو جاتی ہے، وہاں سے صحابہؓ کے ایثار کا الف شروع ہوتا ہے۔

ملفوظاتِ انوریہ
{13}
جب آدمی دشمن کو اخلاق سے زیر کرتا ہے (گراتا ہے) تو دشمن کبھی بھی کھڑا نہیں ہو سکتا_
{درسِ بخاری شریف}
《شیخ انور صاحب گاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
14
بے اصولی سے جوتا بھی پہنو گے تو
تکلیف ہو گی
اسی طرح زندگی میں بے اصولی ہو گی تو
تکلیف آئیگی_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
15
سچی کڑھن (تڑپ)
خاموش داعی ہے۔
(درسِ مسلم شریف)
《شیخ انور صاحب گاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

داعی کے لئے سب سے بڑی چیز ملت کی ہمدردی ہے۔

مدارس کا مقصد یہ ہیکہ صاحبِ استعداد
علماء پیدا ہو نہ کہ صاحبِ معلومات_

ملفوظاتِ انوریہ
18
زندگی میں آداب کا اختیار کرنا ایسا ہے جیسا کہ کھیت
کی حفاظت کرنا باڑ کے ذریعہ
جس طرح باڑ کے ذریعہ کھیت کی حفاظت ہوتی ہے
اسی طرح آداب سے اسلام کی محافظت ہوتی ہے_
(درسِ مسلم شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

ملفوظاتِ انوریہ
21
ایمان کے ساتھ ساتھ ایمان کے صفات کو اپنائیں
درخت اس وقت پھل دیگا جب کہ اسکی ٹہنیاں
بھی ہو اسی طرح ایمان ایک درخت ہے اور
صفاتِ ایمان درخت کی ٹہنیاں ہیں جب دونوں
چیزیں جمع ہو گی یعنی ایمان اور ایمانی صفات تب
پھل ظاہر ہونگے_ (درسِ مسلم شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
22
ایمانی صفات کو زندگی میں لانے کے لئے
تمرین (مشق) کرے ایک حاء بغیر تمرین
کے حلق سے نہیں نکلتی تو ایمانی صفات بغیر
تمرین کے کیسے آسکتے ہیں_
(درسِ مسلم شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
23
جہاں سنتِ نبویؐ نہیں ہوگی وہاں بدعت گھس
جائیگی، ریل کا ڈبہ کھالی پڑا ہو تو اس میں کتے
وغیرہ گھس جاتے ہیں اور اس میں پیشاب پاخانہ
بھی کرتے ہیں، اسی طرح جو علاقہ سنتوں سے
خالی ہوتا ہے اس میں بدعت گھس جاتی ہے_
(درسِ مسلم شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
24
اگر پچیس کروڑ مسلمانوں میں سے ایک کروڑ
مسلمان بھی صحیح اسلام پیش کرے تو برادرانِ وطن
یہ کہنے پر مجبور ہوجائینگے کہ مسلمانوں کے بغیر
تو ملک میں رونق ہے ہی نہیں اور مسلمان اس ملک
میں چاہئے اور چاہئے اور چاہئے ہی_
(درسِ مسلم شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
25
جیسے لیموں کا اثر ہے کہ اس میں کھٹاپن معلوم ہو شہد کا اثر ہے کہ اس میں میٹھاپن معلوم ہو اسی طرح ایمان کا بھی اثر ہے کہ محبتیں پیدا ہو اگر لیموں میں کھٹاپن نہ ہو اور شہد میں میٹھاپن نہ ہو تو وہ لیموں اور شہد ہی کیا ہے اسی طرح اگر ایماں سے محبتیں پیدا نہ ہو تو وہ ایمان ہی کیا ہے۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
26
اگر کوئی شخص کسی صاحبِ کمال میں کوئی کمال دیکھے
اور اسکو بیان کرے تو یہ پیغمبرانہ صفت ہے
اور اگر کسی صاحبِ کمال میں کمال دیکھنے کے بعد
انقباض پیدا ہو تو یہ شیطنت ہے۔
(درسِ بخاری شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
27
جھوٹا آدمی قوم کا مقتدٰی نہیں بن سکتا کیونکہ اس پر لوگوں کو بھروسہ ہی نہیں ہوگا_
(درسِ مسلم شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
28
مومن کی سب سے بڑی صفت
یہ ہیکہ اس کا یقین مضبوط ہو _
(درسِ مسلم شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
29
جب تک یقین مضبوط نہ ہو گا آدمی دین پر نہیں آسکتا
مضبوط یقین کے بغیر طبیعت عمل پر آمادہ نہیں ہو گی_
(درسِ مسلم شریف)
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
{30}
فتنہ انگیزی کے اسباب میں سے سب سے
بڑا سبب کِبر (تکبر) ہے، کبر پوری دنیا میں
فتنہ کی آگ لگاتا ہے۔
{درسِ مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
{31}
ایمان کے لئے سب سے مُضِر تکبر ہے۔
{درسِ مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
32
متکبر شہرت پسند ہوتا ہے وہ ہمیشہ اسی فکر
میں رہتا ہے کہ میں مشہور ہو جاؤں مشہور
ہونا اگر بزرگی ہوتی تو سب سے بڑا بزرگ
شیطان ہوتا کیونکہ شیطان سے زیادہ مشہور
دنیا میں کوئی نہیں {درسِ مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
33
کبریائی اللہ کے ساتھ مخصوص ہے انسان
کے لئے کبریائی کے اسباب میں سے کوئی
سبب نہیں ہے اس کے باوجود اگر انسان
تکبر کرے تو وہ وقت کا ابلیس اور وقت کا
فرعون ہے... {درسِ مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
{34}
کبر اور تواضع کا تعلق دل سے ہے
ایک آدمی نیچے خاک پر بیٹھا ہو اور دوسرا اسٹیج پر گدا تکیہ لگا کر تو ممکن ہے کہ نیچے بیٹھنے والا متکبر ہو اور اوپر بیٹھنے والا متواضع ہو اس طور پر کہ نیچے بیٹھنے والا یہ گمان کرے کہ میری نشست تو اوپر تھی مگر میں تواضعاً نیچے بیٹھا ہوں تو یہ تواضع کی سوچ میں کبر ہے اور اوپر بیٹھنے والا یہ گمان کرے کہ میں تو خاک کے لائق تھا تو یہ تواضع ہے۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

علم کے لئے پہلے دماغ کے برتن کو مانجنا پڑتا ہے اگر پتیلی
کو مانجے بغیر اس میں دودھ ڈال دیا جائے تو وہ دودھ پھٹ
جائیگا ہمارے اکابر پہلے دماغ کے برتن کو مانجتے تھے پھر علم
دیتے تھے علم اچھی چیز ہے مگر وہ گھمنڈی دماغ میں چلا
جائے تو جہالت بن جاتا ہے جیسے دودھ اچھی چیز ہے مگر
گندی پتیلی میں چلا جائے تو پھٹ جاتا ہے...

{درسِ مسلم شریف}

ملفوظاتِ انوریہ
{36}
جس آدمی میں کبر ہے تو ایسا ہو
ہی نہیں سکتا کہ اس سے فتنہ
انگیزی نہ ہو_
{درسِ مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
{37}
علوم میں بنیادی بات قرآن و حدیث میں
اللہ اور رسولؐ کی مراد کو جاننا ہے قرآن
کی مراد حدیث سے اور حدیث کی مراد
فقہ سے حاصل ہوتی ہے۔
{درس مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
38
صحیح علم آتا ہے تو اس کے خواص بھی ساتھ ساتھ آتے ہیں جیسے آدمی لیموں کسی کے سامنے پھینکتا ہے تو تصویر کے ساتھ ساتھ اس کا خاصہ کھٹائی بھی ساتھ جاتی ہے۔
{درسِ مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب گاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
39
علم ایسی چیز ہے کہ جنت میں بھی
لوگ اہل علم کے محتاج ہونگے۔
یہ کوئی معمولی صفت نہیں ہے۔
{درسِ مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب گاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
{40}
علم کے اعتبار سے سب سے عمیق علم کی مالک
صحابہ کرامؓ کی جماعت تھی آپؐ کی صحبت سے
اتنا عمیق علم آیا کہ انکو عالم نہیں کہا گیا بلکہ
صحابہ کہا گیا، صحبت سے جتنا علم آتا ہے اتنا
ذاتی مطالعہ سے نہیں آتا، وقت کے قطب انکے
برابر نہیں ہوسکتے۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
41
نوجوانوں کو اونچے اور بھلے خیالات کے ماحول میں جینا چاہئیے،
اور پہلے سے جفاکشی اور باربرداری کی عادت ڈالنی چاہئیے، اس کے بغیر مثالی زندگی بنانا بہت مشکل ہے۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
42
ایمان کی طاقت تمام طاقتوں سے زیادہ بڑی طاقت ہے
صاحبِ ایمان مادی سہاروں سے اوپر اٹھ جاتا ہے جو
اعلی طاقت صاحبِ ایمان نے پائی ہے اسکی وجہ سے
کوئی محرومی اس کے لئے محرومی نہیں، تمام دنیوی
چیزیں اس سے چھن چکی ہو اس وقت بھی وہ اپنے
آپ کو محروم نہیں سمجھتا_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
43
جنّت ایک عظیم نعمت ہے،
قرآن اور حدیث میں اللہ تعالی اور رسولؐ نے جنتی کے
صفات بیان کئے ہیں،
پہلی صفت یہ ہیکہ سرکشی کا اختیار رکھتے ہوئے اپنے آپ
کو خدا کے سامنے جھکادے جو آدمی دنیا میں اپنے قول و
عمل کے اعتبار سے جنتی انسان بن کر رہیگا وہ آخرت میں
جنت میں ضرور داخلہ پاویگا_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
44
زندگی کے لمحات میں وہ لمحات سب سے عظیم ہیں
جو خدا کی معرفت کے ساتھ گزریں،
اللہ تعالٰی کا ذکر حصولِ معرفت کا بہترین سبب ہے
اس کے بعد ہر چیز اس کے لئے خدا کا تعارف بن
جاتی ہے۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
45
جس چیز کی انسانیت کو سب سے زیادہ مانگ اور ضرورت ہے اس کو سامنے رکھ کر اپنے کام کی نوعیت طے کرنی چاہئیے،
یہ حالات کا جائزہ لئے بغیر ناممکن ہے_
"نقشوں کو نہ جانچوں لوگوں سے ملکر دیکھو
کیا چیز جی رہی ہے کیا چیز مر رہی ہے"
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

Scanned by CamScanner

ملفوظاتِ انوریہ
47
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
یہ دو بول معرفتِ خداوندی کے بول ہیں اس
معرفت نے انسان کو خدا کی حمد اور بے پایاں
عظمتوں کا اظہار کرنے پر مجبور کر دیا
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
48
عقل کو استعمال کرنا یہ قرآن کی دعوت ہے،
"قرآن" تدبر کی اور عقل کو استعمال کرنے کی ترغیب دیتا
ہے، اگر عقل کو استعمال نہ کیا جائے تو وہ ایک جگہ پر پڑی
رہ جائیگی، جیسے آری کا کام ہے کاٹنا مگر اس وقت جبکہ اسکو
کام میں لایا جائے، اللہ تعالیٰ نے عقل ہی اس لئے دی ہے
کہ نفع و نقصان کی تمیز کر سکے،
اس لئے اس کو کام میں لگائے_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

زندہ دل آدمی کے سامنے قرآن پڑھا جائے تو دل اپنی ربانی غذا لینے میں لگ جاتا ہے اگر مخصوص حالت میں بھی دل متأثر نہ ہو تو یہ دل کے ویران ہونے کی علامت ہے اللہ سے دل گدازی کی رو رو کر دعاء کرے.

{50}

اللہ تعالٰی نے ہر چیز میں تاثیر رکھی ہے
جیسے زہر میں ہلاکت کی تاثیر ہے،
اسی طرح اعمال میں صفت رکھی ہے کہ
کفر مہلک ہے اور ایمان منجی ہے۔

آپ صلعم کی زندگی کو دیکھ کر ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اشاعتِ اسلام کا سبب اخلاق تھا نہ کہ شمشیر، کسی بھی قوم کا مصداق معلوم کرنا ہو تو اس کے مقتدا کی زندگی دیکھو۔

{درسِ بخاری شریف}

ملفوظاتِ انوریہ
52
صبر اور تقوی روحانی زبردست طاقت ہیں
دشمن کی سازش ناکام بنانے کے لئے صبر اور تقوی سے بڑھ کر کوئی تدبیر نہیں،
لایضر کیدھم شیأً
صبر اور تقوی کا مطلب کسی عالم سے سمجھ لینا چاہئے
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

نماز صرف اٹھک بیٹھک کا نام نہیں ہے ایسی نقل تو سنیما کا ایکٹر بھی کرتا ہے اور بچہ بھی کرتا ہے اس پر کوئی ثواب مرتب نہیں ہے،

اس لئے زندگی میں اقامتِ صلوۃ کی صفت لانے کی ضرورت ہے خدا کے دھیان کے ساتھ اقم الصلوۃ لذکری کا مصداق بن کر تدیّناً پڑھیں نہ کہ عادتاً،

ملفوظاتِ انوریہ
54
الفاظ کے گلدستوں سے دین نہیں بنتا دین تو قرآن و حدیث سے بنتا ہے۔
{درسِ مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب گاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ

55

مخلوق میں غور کرنے سے خالق کی معرفت پیدا ہوتی ہے۔

{درسِ مسلم شریف}

ملفوظاتِ انوریہ

56

کوئی آدمی کسی آدمی کی کمزوری دیکھ کر
اس کو حقیر نہ سمجھے کیا معلوم اس کی
کوئی ایسی نیکی ہو جو اس سے بڑھ کر
ہو_

واقعات اور قصص کو صرف ایسے ہی نہ پڑھ لیں بلکہ انکے اندر جو معانی ہیں انکو سمجھیں_

ملفوظاتِ انوریہ
58
جہالت کسی مخصوص زمانہ یا کسی مخصوص طبقہ کے ساتھ خاص نہیں ہے،
حق سبحانہ تعالٰی سے رشتہ کٹ جاوے اور ہوائے نفس سے رشتہ وابستہ ہو جائے اس کا نام جہالت ہے،
چنانچہ ہر لائن کی علمی ترقی کے ساتھ بھی جہالت جمع ہو سکتی ہے۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

59

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام کئے ہیں
اگر کسی کو وہ کام کرنے سے شرم محسوس
ہو تو وہ حیا نہیں بلکہ کبر ہے۔

دنیا میں کوئی آدمی کسی سے آگے ہوتا ہے اور کسی سے پیچھے ،
خدا کا شکر گزار بننے کے لئے آدمی دنیاوی معاملہ میں اپنے
سے پیچھے والے کو دیکھے،
اگر اپنے سے آگے والے کو دیکھے گا تو نفرت اور ناشکری کا
مزاج تیار ہو گا،
جو دینی اور دنیوی ترقی کو روک دیگا_

ملفوظاتِ انوریہ
61
"بہادری" غُصّہ پر کنٹرول کرنا ہے،
سب سے بُری ہار غصہ کے سامنے ہار جانا ہے، جو آدمی غصہ کی آگ کو ٹھنڈا نہیں کرتا اور اسے بجھاتا نہیں وہ آدمی لمبی مدت تک نقصان اٹھاتا ہے،
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تین بار فرمایا کہ غصہ مت کرنا، یہ بہت جامع نصیحت ہے جس میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
62
من صمت نجا
جو چُپ رہا اس نے نجات پائی،
چپ رہنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اسے سوچنے کا
وقت ملتا ہے اور انسان میں اللہ تعالیٰ نے جو صلاحیتیں رکھی
ہیں ان کو بیدار کرنے کا موقع ملتا ہے، بولنا ایک کام ہے
اسی طرح موقع محل کے اعتبار سے چپ رہنا بھی بڑا کام
ہے۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
63
جہالت کا جواب جہالت سے دوں گے تو دنیا میں بُرائی بڑھتی
جاویگی،
سب سے اچھا طریقہ برداشت کرنا ہے، ”صبر“ اور ”تحمل“
برائی کو آگے بڑھنے سے روک دیگا۔ جواب دینے سے نادانوں
کو زیادہ برائی کرنے کا موقع مل جاویگا۔ پھر وہ برائی قابو سے
باہر ہوجاویگی_
واذا خاطبهم الجٰهلون قالوا سلٰماً
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

لالچ زندگی کو بے چین بنا دیتی ہے اور قناعت زندگی کو پرسکون بناتا ہے،

"حرص" نہ ملنے والی چیز کے غم میں انسان کو برباد اور ذلیل کر دیتی ہے اور قناعت سے انسان فقیری میں بادشاہ بن کر زندگی گزارتا ہے_

بندے کی اداؤں میں سے اللہ سے مانگنے کی ادا اللہ کو بہت پسند ہے۔

ملفوظاتِ انوریہ
66
ایمان میں تصدیق کا معنی ہے
یہاں تصدیق سے مراد مخبر صادقؐ پر اعتماد کرنا ہے،
آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق اور امین تھے،
مثلاً آپؐ نے فرمایا کہ جنت حق ہے تو آپ کے اس قول پر
ایمان ہونا چاہئے،
اعتماد جتنا بڑھے گا ایمان اتنا پختہ ہوگا اور اعتماد جتنا کم ہوتا
جائے گا ایمان اتنا ہی کمزور ہوگا_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ایمان سیکھنے کی چیز ہے صرف جاننے کی نہیں،
ایمان جاننے کے بعد سیکھا بھی ہے تو ایمانیات
پر عمل کرنا بہت آسان ہو جائے گا_

ملفوظاتِ انوریہ
68
صحابہ کرام کو حواسِ خمسہ پر اتنا اعتماد نہیں تھا جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پر اعتماد تھا، اس لئے کہ حواسِ خمسہ تو دھوکہ بھی دے سکتے ہیں، لیکن قرآن و حدیث اور مخبرِ صادقؐ کی خبر بالکل سچی ہے، دھوکہ کا کوئی شائبہ نہیں_
«شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ»

ملفوظاتِ انوریہ
69
ہمارا ایمان کتنا مضبوط ہے اور کتنا کمزور ہے
اس کا معیار صحابہ کرام کے ایمان و یقین
کے واقعات کے آئینہ میں دیکھیں_
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
{70}
مہمان نوازی کا اثر یہ ہے کہ اللہ تعالٰی اس کو رُسوا نہیں
کرتا،
اللہ کو غیرت آتی ہے کہ جب وہ میرے بندوں کی عزت
کرتا ہے تو میرے ذمّہ ہے کہ میں بھی اسکو رسوا نہ کروں،
بلکہ اسکو عزت دلواؤں،
مہمان نوازی گھر میں روزی لانے کا ایک سبب ہے_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
71
اللہ تعالٰی کے سوا کسی کی طرف دھیان نہ جاوے تو اسکو مقامِ رضا حاصل ہے،
جب اس پر گواری اور نا گواری کے حالات پیش آتے ہیں تو ان حالات میں وہ اپنے آپ کو راضی کر لیتا ہے،
جب تک کسی آدمی کو مقامِ رضا حاصل نہیں وہاں تک اسکو ایمان کا لطف حاصل نہیں ہوتا_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

الایمان بین الخوف والرجاء

اللہ سے ڈرنا اور اللہ سے امید رکھنا یہ دونوں حالتیں ہوں تو اعمال کرنے میں سستی اور بد اعمالیوں میں مبتلا ہونے سے آدمی کا بچاؤ ہوگا، محض خوف سے مایوسی پیدا ہوگی اور محض رجا سے عمل میں سستی پیدا ہوگی امن کی حالت ہوجاویگی، اور اسلام نے مایوسی اور امن دونوں حالتوں کو ناپسند کیا ہے، مایوسی کے بجائے رجا ہو اور امن کے بجائے خوف ہو_

آنحضرت ﷺ کی زندگی کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی سب سے بڑی سنت مشکل کو آسانی کے روپ میں دیکھتے تھے اور آپؐ کی سوچ منفی کے بجائے مثبت تھی، یہی وجہ ہے کہ اسلام میں نیک فالی ہے، کوئی مبارک نامی آدمی آوے تو یہ خیال کرنا کہ برکت ہوگی یہ نیک فالی ہے، بد فالی کی گنجائش نہیں_

《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
74
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنہگاروں کے لئے رحمت تھے ایسے گناہ جو حقوق العباد سے متعلق نہ ہوں اور گنہگار کو اپنے گناہ پر شرمندگی اور ندامت بھی ہو تو احادیث کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ ایسے گنہگار سے چشم پوشی فرماتے تھے، ایک شخص نے آکر کہا یارسول اللہؐ میں نے سزا کے لائق گناہ کیا ہے آپ مجھ پر حد جاری فرمادیں آپؐ نے فرمایا کیا تم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا جاؤ تمہارا گناہ خدا نے معاف فرمادیا_
اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

صحابہ کرامؓ کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ وہ شخصیات تھیں جن کو سخت غصّہ کی حالت میں بھی قرآن کریم کی ایک آیت خاموش کرنے کے لئے کافی تھی، حضرت عمرؓ کے پاس حضرت عیینہؓ اپنے بھتیجے حضرت حُرؓ کے ساتھ پہونچے کسی بات پر حضرت عمرؓ حضرت عیینہؓ پر غصہ ہوگئے تو حضرت حُرؓ نے فرمایا

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔الخ

حضرت عمرؓ فوراً ٹھنڈے ہوگئے، حضرت عمرؓ اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے (کتاب اللہ کے سامنے) اپنے آپ کو روکنے والے تھے۔

ملفوظاتِ انوریہ
76
حیا ایمان کی سب سے قریبی صفت ہے،
الحیاء شعبة من الایمان
حیا کہتے ہیں ایک دوسرے کا لحاظ کرنا،
حضرت جنید بغدادیؒ سے کسی نے پوچھا حیا کیا ہے؟ فرمایا! اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اور اس کے جواب میں اپنی کوتاہی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی دیکھ کر جو ندامت اور شرمندگی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے
اس کیفیت کا نام شریعت میں حیا ہے۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
77
جس آدمی میں حیا ہوگی وہ کبھی نقصان میں نہ رہیگا،
حیا نیکیوں پر آمدہ کرتی ہے اور گناہوں سے روکتی ہے،
حیا بھلائی کو کھینچ کر لاتی ہے جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچ کر لاتا ہے۔
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
78
بہت سے لوگ اپنی زبان کی درانتی سے ہر خشک و تر
کٹی ہوئی گھاس کی وجہ سے (بے احتیاطی سے چلائی ہوئی
زبان کی وجہ سے) دوزخ میں جائیں گے، اگر آدمی زبان
کنٹرول میں نہیں رکھتا تو اس کی عبادت برباد ہو جاتی ہے،
جو آدمی زبان کو کنٹرول میں رکھتا ہے اس کے دوست
زیادہ اور دشمن کم ہوتے ہیں_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
79
خیر الناس من ینفع الناس
بہترین اور قیمتی آدمی وہ ہے جو لوگوں کے لئے نفع بخش ہو، اور سب سے عمدہ کلام وہ ہے جو لفظ کے اعتبار سے کم ہو مگر معنی کے اعتبار زیادہ ہو، آپ ﷺ کو اللہ تعالٰی نے جوامع الکلم کی خصوصیت عطافرمائی تھی مختصر بات اور معانی سے لبریز_
«شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ»

{80}

دعا میں ایک بات یہ بھی ہے کہ اے اللہ مجھے وہ یقین عطا فرما جس سے تو ہمارے مصائب کو آسان فرمادے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی پر اعتماد اور یقین کہ اللہ میرا محافظ ہے، اللہ میری مصلحت کے مطابق میرے ساتھ جو کچھ کرتا ہے وہ کرتا ہے، تو آدمی میں بلند ہمتی پیدا ہوگی اور یہ یقین اسے ہر وقت بھروسہ دے گا_

ملفوظاتِ انوریہ
81
خطیب صرف عبادت کے فضائل بیان
نہ کرے بلکہ معاشرہ اور سماج میں کیسے
رہنے کا اس کی ترغیب بھی دے سادہ
انداز میں_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

آدمی فرض سے اللہ تعالیٰ کا مقرب ہو جاتا ہے، اور نوافل سے اتنا مقرب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، نوافل کا اہتمام کریں، صحت کی حالت میں جوانی میں پابندی کروگے تو بیماری اور بڑھاپے میں نہیں کر سکوگے تو بھی اللہ ثواب دیگا، جیسے کوئی آدمی سرکاری نوکری کرتا ہے اور جب وہ ریٹائرڈ ہو جاتا ہے تو بھی اسکو پنشن (معاوضہ) دیا جاتا ہے۔

«شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ»

آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ وقت کی جاہل اور سخت مزاج قوم کو رشکِ حکماء و علماء بنا دیا کہ ایک ادنی صحابیؓ کے درجہ کو بڑے سے بڑا حکیم اور عالم بھی نہیں پہنچ سکتا_

صحابہ کرامؓ دین کے خاطر بڑی بڑی قربانیاں دینے والی جاں باز شخصیات تھیں اس کے باوجود اگر انہیں تھوڑی سی نعمت مل جاتی تو ڈرتے تھے کہ کہیں ہمارے اعمال کا صلہ ہمیں دنیا ہی میں نہ مل جائے، یہ تھے صحابہ کرام جن کا کوئی مقابلہ کرنے جاوے تو ایسا ہے جیسا کہ طیارے (ہوائی جہاز) کی رفتار کے سامنے چیونٹی کی رفتار_

اسلامی اخلاق وہ کیمیا ہے جو سنگ دل (پتھر دل) انسان کو بھی موم کی طرح نرم دل بنا دیتا ہے۔

86

عام طور پر لوگ ریلوے اسٹیشن وغیرہ پر نماز پڑھتے شرماتے ہیں یہ شرم نہیں بلکہ ایمان کی کمزوری ہے، اگر مسلمان ہر جگہ نماز پڑھے تو غیروں کے دلوں میں بھی یہ بات آئیگی کہ اللہ تعالٰی ہر جگہ موجود ہے اس لئے ہر جگہ نماز پڑھی جاتی ہے_

جب آدمی نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالٰی سے مناجات کرتا ہے،
مثلاً جب دو شخص آپس میں آمنے سامنے بات کر رہے ہوں
اور کوئی درمیان سے گزر جائے تو وہ اسکو بہت برا سمجھتے ہیں،
اسی طرح نمازی کے آگے سے گزرنا اللہ تعالٰی اور بندہ کے
درمیان مناجات کو روکنا ہے اسی وجہ سے یہ بہت بڑا گناہ ہے،
اسلئے نمازی اپنے آگے سترہ رکھے یا ستون یا دیوار کی آڑ میں
نماز پڑھے_

ملفوظاتِ انوریہ
88
جو لوگ جہاں کہیں کوئی سوسائٹی بناوے اور وہاں
سب سے پہلے مسجد کی فکر کریں تو وہاں کے لوگ
دیندار ہوتے ہیں،
ہندوستان کے لوگ جہاں بھی آباد ہوے اور وہاں
سب سے پہلے مسجد کی فکر کی تو اس جگہ کے لوگ
دیندار ہوے_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
89
نماز میں دو مواقع ایسے ہیں کہ آدمی اپنے گناہ معاف
کراتا ہے (۱) سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہہ کر،
(۲) تسمیع (سمع اللہ لمن حمدہ) کہہ کر،
مصلِی امام کے پیچھے ایسے ہی عادتاً کھڑا نہ ہو بلکہ
گناہوں کی معافی کا استحضار اور اس کی حرص کرتے
ہوئے کھڑا ہو_ {درسِ مسلم شریف}
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
{90}
نماز اسلئے نہ پڑھیں کہ لوگ بے نمازی نہ کہیں بلکہ تدیّناً پڑھیں،
("عبادت اللہ تعالٰی کا ہم پر حق ہے)، آج حالت ایسی ہو گئ ہیکہ
مسجد کے باہر کھڑے کھڑے گھنٹوں تک باتیں کرتے ہیں اور مسجد
میں آتے ہیں تو کرسی ڈھونڈتے ہیں_،
اگر زمین پر بیٹھ سکتے ہیں تو کرسی کا استعمال نہ کریں، جہاں تک
ممکن ہو کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو زمین پر بیٹھ
کر پڑھیں،
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

بندہ جب نماز پڑھے تو یہ نیت کرے کہ اللہ تعالٰی
نے جو لا محدود نعمتیں دی ہیں ان کا شکر مجھ پر
لازم ہے یہ دھیان رکھ کر نماز پڑھے تو
مخلصین لہ الدین پر عمل ہو گا_

آج کی دنیا میں انسان کے لئے بدن اور جسم کے آرام و راحت کے لئے اتنی ساری چیزیں تیار ہو گئیں اور ابھی بھی سائنس مزید سامانِ عیش کی تلاش میں ہے مگر انسان کی بے چینی میں دن بدِن اضافہ ہی ہوتا گیا، اور زندگی کی حقیقت دریافت کرنے سے تھک گیا جو اسے حقیقی راحت اور چین نصیب کرے اور یہ ثابت کر دیا کہ انسانوں کو پیغمبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ضرورت اور مانگ ہے جو انہیں زندگی کی حقیقت سے واقف کرے تاکہ صحیح معنی میں چین سکون نصیب ہو۔

” اور اِنّا للہ پڑھتا ہے تو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ
اسے ذہنی طور پر تناؤ اور پریشانی نہیں ہوگی، اور اسکی باطنی
تربیت ہوگی اور مصیبت اسکے لئے زحمت کے بجائے رحمت
بن جاویگی، اور اگر مصیبت میں بے صبری سے کام لیگا اور
انا للہ کو مستحضر نہیں رکھتا تو ذہنی پریشانی بڑھ جاویگی اور
خدائی امتحان میں ناکام ہوجاویگا_

جب انسان انسانیت کی سرحد پھلانگتا ہے تو خود فراموش ہوجاتا ہے، خود فراموشی یہ دنیا میں نقد سزا ہے خدا فراموشی کی، جب آدمی خدا کو فراموش کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو خود کی قیمت بھی بُھلا دیتا ہے اور وہ اپنی نظروں سے بھی گر جاتا ہے، اور وہ جانور سے بھی بدتر بن جاتا ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ.

《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

اگر آدمی کے پاس کوئی کھانے کا برتن ہو تو وہ اس میں گندی چیز نہیں رکھتا تو دل تو کتنا بہترین برتن ہے تو اس میں کینہ، کَپَٹ جیسی گندی چیزیں کیسے رکھ سکتا ہے ایسا تو کوئی احمق ہی کر سکتا ہے۔

ملفوظاتِ انوریہ
96
جسمانی بیماری جیسے ایک آدمی کو بچھو ڈس لے تو کیسا بھاگتا ہے اور چلّاتا ہے کیونکہ اس کو ہلاکت کا خوف ہے تو کس قدر جسمانی امراض کی فکر کرتا ہے، اسی طرح صحابہ کرامؓ کو روحانی امراض کی فکر ہوتی تھی- جیسے حضرت حنظلہؓ نَافَقَ حَنْظَلَةُ (حنظلہ منافق ہوگیا)
کہہ کر بھاگ رہے تھے
{جب ان کو اللہ کے رسول ﷺ کی مجلس کی حالت میں اور اپنے اہل و عیال میں جاکر تفاوت معلوم ہوا تو نفاق کا ڈر محسوس ہوا}
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ

97

صحابہ کرامؓ کی زندگی میں تصنّع اور تکلف نام کی کوئی چیز نہیں تھی، سادگی تھی، جو بات دل میں آتی صاف صاف حضور ﷺ سے بیان کر دیتے صرف رہن سہن میں ہی نہیں بلکہ بول چال میں بھی سادگی تھی،_ حضور ﷺ کی مجلس میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اپنی ذات کو آپؐ کے لئے ہبہ کیا آپؐ خاموش رہے تو ایک صحابیؓ نے آپؐ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ! اگر آپ کا(نکاح کرنے کا) ارادہ نہ ہو تو میرا نکاح کرا دیجئے..._

《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
98
آنحضرت ﷺ کے ساتھ صحابہ کرامؓ کو بے حد محبت تھی
جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی زندگی کی ہر ادا صحابہ
کرامؓ نے محفوظ کرلی اور محبت کی وجہ سے ساری اخلاقی
لائن کی کمزوریوں سے پاک ہوگئے،
آپؐ سے جتنی محبت ہوگی اس درجہ اونچے اخلاق آتے
جاویگے اور بد اخلاقی نکل جاویگی_
《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

چولھے میں آگ کی چنگاری نہ ہو اور لکڑے ڈالو تو ہرگز نہیں جلیں گے، اسی طرح جب تک اللہ کے رسول ﷺ کی محبت کی چنگاری دل میں پیدا نہ کی جاوے اتباعِ سنت کا جذبہ ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا_

《شیخ انور صاحب کاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》

ملفوظاتِ انوریہ
100
محبت کی وجہ سے اس لائن کی مشقتیں بھی شیریں ہو
جاتی ہے،
آنحضرت ﷺ سے سچی محبت ہوگی تو آپؐ کی اتباع
میں اگر مشقتیں آویگی تو وہ میٹھی لگے گی،
حضرت بلالؓ کو اللہ تعالٰی کی محبت میں (اللہ ایک ہے)
کہنے میں لطف آ رہا تھا_
《شیخ انور صاحب گاوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ》